Digitized by Khilafat Library Rabwah

95

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۵ محرم ۱۳۹۵ھ ۔ ۷ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش ۔ ۷ فروری ۱۹۷۵ء | نمبر ۳۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی قدرتیں عجیب ہیں اور اسکے تصرفات بے نظیر

قادر خدا کو ماننے کی وجہ سے مومن قوی دل ہوتا ہے اور وہ کبھی غمگین نہیں ہوتا

"(خدا) کی قدرتیں عجیب ہیں اور اس کے تصرفات بے نظیر۔ قادر خدا کو مان کر مومن کبھی غمگین نہیں ہوتا۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے اسی میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ مومن اور غیر مومن میں ایمان ہی کا تو فرق ہے۔ دہریہ مزاج اور اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لانے والے کی زندگی اس وقت تک عُمدہ اور بے خوف و خطر ہوتی ہے جب تک اس پر مصائب اور مصائب کا حملہ نہیں ہوتا لیکن جب خفیف سی مشکلات بھی ظاہر ہوتی ہیں تو اسکی عقل مار دیتی ہیں اور وہ ان کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کی اُمید اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہی نہیں اور اسباب اُسے مایوس کر دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں ذرا سی بات خلاف مزاج پیش آجانے پر بعض اوقات یہ لوگ خودکشیاں کر لیتے ہیں... اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ وہ ہمّ و غمّ اور مصائب کی برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کے دل کمزور ہو جاتے ہیں لیکن برخلاف اسکے مومن قوی دل ہوتا ہے اس لئے کہ اس کا بھروسہ خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ اس پر اگر مصائب آئیں تو وہ اس کو پست ہمّت نہیں بناتیں بلکہ وہ مصائب میں اور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے، اس کا ایمان پہلے سے اور زیادہ مضبوط ہوتا ہے اور سچ پوچھو تو ایمان کا مزہ اور لذّت انہیں دنوں میں آتی ہے اور ایمان انہیں ایّام کیلئے ہوتا ہے۔ صحت کی حالت میں جبکہ نہ کوئی مالی غم ہو نہ جانی بلکہ ہر قسم کی آسائش اور امن ہو اسوقت کافر اور غیر کافر کی حالت یکساں ہو سکتی ہے لیکن مصیبت اور بیماری اور دوسری مشکلات میں ان باتوں کا امتحان ہو جاتا ہے اور ثابت ہو جاتا ہے کہ کون اللہ تعالیٰ سے قوی تعلق رکھتا ہے اور اسکی قدرتوں پر ایمان لاتا ہے اور کون اس کا شکوہ کرتا ہے اور اس سے ناراض ہوتا ہے۔ مصیبت اور دکھ ایمان کا ایک کامل معیار ہے اسی سے پہچانا جاتا ہے کہ کون صبر کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴۳، ۲۴۴)

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۷ر تبلیغ۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سردرد کی وجہ سے ناساز ہے نیز گلے میں بھی پھر تکلیف ہو گئی ہے۔

احباب جماعت حضرت سیّدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۷ر تبلیغ۔ عزیز محمود احمد سلمہ اللہ تعالےٰ ابن صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب کے متعلق کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پرسوں تو کچھ طبیعت بہتر ہو گئی تھی لیکن کل سے طبیعت پھر زیادہ ناساز ہو گئی ہے اور گلوکوز کا ڈرپ لگا ہوا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عمر دراز سے نوازے۔

آمین

یکم فروری کو اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیزم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔ اے اور عزیزہ قانتہ شاہدہ صاحبہ ایم۔ اے کو اپنے فضل سے بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام عطیہ ساجدہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے خادمۂ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(ابو العطاء جالندھری)

جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالےٰ مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ مارچ ۱۹۷۵ء (مطابق ۲۸، ۲۹، ۳۰ امان ۱۳۵۴ ہش) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو گی۔

ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ فروری ہے۔ تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے اجلاسِ عام میں پیش ہو کر اور کثرتِ رائے سے پاس ہو کر آنی چاہئیں۔

محبوب عالم خالد

سیکرٹری مجلس مشاورت

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۷ ماہ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوائے نفس کی پیروی سے بچنے کا طریق

فی زمانہ مغرب کی مادی تہذیب کے زیر اثر مغربی اقوام میں ہوائے نفس کی اتباع و پیروی نے ایک فسادِ عظیم برپا کر رکھا ہے اور ان اقوام کے اکثر و بیشتر افراد بعض مخصوص اخلاق حسنہ سے یکسر عاری ہونے کے باعث بہائم کی سی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ اور اس پر طرّہ یہ ہے کہ وہ اس احساس سے ہی عاری ہیں کہ وہ اپنی کرتوتوں کی وجہ سے انسانیت کے دائرہ سے باہر نکل گئے ہیں۔ اس امر کا احساس تو کجا انہوں نے بعض معاملات میں اخلاقِ سیّئہ کو اخلاقِ حسنہ کا درجہ دے رکھا ہے اور انتہائی درجہ کی بد تہذیبی کو تہذیب کا نام دے کر سمجھ یہ رکھا ہے کہ روئے زمین پر سب سے زیادہ مہذب و متمدن وہ خود ہی ہیں اور باقی دُنیا تہذیب سے یکسر عاری ہے۔ یہی وجہ ہے وہ اپنے افعالِ شنیعہ پر نادم ہونے کی بجائے انہیں تہذیب کی علامت قرار دے کر اپنی مادی تہذیب اور اس کے زیرِ اثر پروان چڑھنے والے معصیت نواز معاشرہ پر از حد نازاں ہیں۔ یہ صورت حال اس لئے رُونما ہوئی ہے کہ ان کے درمیان آخرت پر سے ایمان اُٹھ چکا ہے اور اب وہ سرے سے خدا کی ہستی کے ہی قائل نہیں رہے ہیں۔

ادھر مشرقی اقوام جن میں مذہب کسی نہ کسی حد تک اور کسی نہ کسی شکل میں قائم چلا آ رہا ہے خود مغربی تہذیب کا اثر قبول کرتی جا رہی ہیں اور ان مشرقی اقوام کے لوگ اہلِ مغرب کی نگاہ میں متمدن شمار ہونے کے شوق میں اندھا دھند ان کے طور طریق اور اندازِ زیست کو اپناتے چلے جا رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر لوگ اگر ایمان بالآخرۃ کے عقیدے سے کلی طور پر دستکش نہیں ہوئے ہیں تو کم از کم خود فراموشی اور آخرت فراموشی کا ضرور شکار ہیں۔ آخرت فراموشی کا آخری نتیجہ دہریت کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ صورتِ حال خشیت اللہ نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ تقوی اللہ سے بہر طور اپنے آپکو متصف کریں۔ تقوٰی کہتے ہیں خدا تعالیٰ کے مقام اور اس کی شان سے ڈر کر باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا اور نیکیاں بجالانا۔ یہ کیفیت یوم حساب اور آخرت پر پختہ ایمان رکھنے اور اس بارہ میں کامل یقین اپنے اندر پیدا کرنے سے حاصل ہوتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایمان باللہ کے بعد ایمان بالآخرۃ کو متقیوں کی ایک لازمی اور بنیادی صفت قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ متقیوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَ
فِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ
بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ
وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۷۸)

ترجمہ:- تمہارا مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیرنا کوئی بڑی نیکی نہیں۔ لیکن کامل نیک وہ شخص ہے جو اللہ، روزِ آخرت، ملائکہ، کتاب اور سب نبیوں پر ایمان لایا اور اُس کی (یعنی اللہ کی) محبت کی وجہ سے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوالیوں کو نیز غلاموں (کی آزادی) کے لئے جس نے اپنا مال دیا اور نماز کو قائم رکھا اور زکوٰۃ کو ادا کیا اور اپنے عہدوں کو جب بھی کوئی عہد کرلیں پورا کرنے والے اور (خاص کر) تنگی اور بیماری میں اور جنگ کے وقت برداشت سے کام لینے والے (کامل نیک ہیں)۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے قول کے سچے نکلے اور یہی لوگ کامل متقی ہیں۔

اس آیت میں کامل متقیوں کی جو صفات بیان کی گئی ہیں ان میں سب سے اوّل ایمان باللہ کا اور پھر روزِ آخرت پر ایمان کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ اور آخرت پر ایمان نہ ہونے یا ان دونوں پر ایمان کے کمزور پڑ جانے کے نتیجہ میں تقوٰی رخصت ہو جاتا ہے اور انسان ہوائے نفس کا غلام بن کر نیکیوں سے محروم اور ہر قسم کی بدیوں میں ملوّث ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہوائے نفس کی اتباع سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان متقی بنے۔ اور تقوٰی کا حصول منحصر ہے ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ پر۔ سو اصل چیز ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ کے زیر اثر تقوٰی کا حصول ہے۔ اگر انسان متقی بن جائے تو ہوائے نفس کی پیروی سے خود بخود نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ سو تقوٰی ہوائے نفس کی پیروی اور گناہوں سے بچنے کے لئے بطور ڈھال کے ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تقوٰی کی اہمیت اور اُس کے عظیم الشان ثمر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ
الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ (النّٰزعٰت آیات ۴۱/۴۲)

ترجمہ:- اور جس نے اپنے ربّ کی شان سے خوف کیا اور اپنے نفس کو گری ہوئی خواہشات سے روکا (یعنی پورے طور پر اپنے آپ کو تقوٰی سے مزیّن کیا) یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے۔

پس آج مشرق و مغرب کی قوموں کو تباہی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم تقوٰی سے مزیّن ہوں اور ہر باریک در باریک رگِ گناہ سے بچ کر اور اعلیٰ سے اعلیٰ نیکیاں بجالاکر کامل متقی بنیں اور پھر مشرق و مغرب میں بسنے والوں کو اسلام کی آغوش میں لاکر انہیں بھی تقوٰی کی نعمت سے مالا مال کریں۔ یہی وہ غرض ہے جس کی خاطر خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے اور ہمیں آپ کی قائم کردہ جماعت میں شمولیت سے نواز کر غلبۂ اسلام کی عالمگیر مہم میں حصہ دار بننے کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:-

"(خدا نے) ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقوٰی کا میدان خالی پڑا ہے، تقوٰی ہونا چاہیئے۔ ..... اگر تم تقوٰی کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہو گی۔ پس تقوٰی پیدا کرو۔ ... اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے اور انہیں ایسی توفیق دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنیوالے ہوں اور تقوٰی اور طہارت کے میدان میں ترقی کریں تو یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی"۔ (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء)

جماعت کو تقوٰی کی راہ پر گامزن ہونے اور کامل متقی بننے کی آپ نے اسلئے بار بار اور بتکرار تلقین فرمائی کہ آپ قیامِ جماعت کے وقت ہی واضح فرما چکے تھے کہ یہ جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے بنائی ہی اس لئے گئی ہے کہ تقوٰی شعار لوگوں کو یکجا کیا جائے تا وہ روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو جو تقوٰی سے خالی اور ہوائے نفس کے پنجۂ اسیری میں گرفتار ہیں اس اسیری سے رہائی دلائیں اور انہیں بھی تقوٰی کے نور سے منوّر کریں۔ چنانچہ آپ نے رقم فرمایا تھا:-

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفۂ متقین یعنی تقوٰی شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دُنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور انکا اتفاق اسلام کیلئے برکت و عظمت و نتائجِ خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں"۔ (اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

پس ہم میں سے ہر شخص کیلئے ضروری اور از بس ضروری ہے کہ وہ دن اور رات اس امر کیلئے کوشاں رہے کہ وہ تقوٰی کے نور سے منور ہو اور باریک در باریک رگِ گناہ سے بچ کر اور تمام نیکیاں بہ تعہد بجالا کر اور انہیں سنوار سنوار کے ادا کرکے کامل متقی بنے تا نہ صرف ہمیں خود اللہ تعالیٰ کی معیت اور تائید و نصرت حاصل ہو بلکہ دُوسروں پر بھی نیک اثر پڑے اور ہم کل جہان کو اسلام کی عافیت بخش آغوش میں لاکر اقوامِ عالم کے مختلف النسل لوگوں کو متقی بنانے اور ان پر رنگِ تقوٰی چڑھانے کا وسیلہ قرار پائیں۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء تو ایسا ہی کر۔ آمین ثمّ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے صبر و استقامت کے نمونے

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف استاد جامعہ احمدیہ ربوہ

(۲)

سیدنا عمر فاروقؓ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صبر و استقامت کے بعد سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کے صبر و استقامت کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ سیدنا عمرؓ جری اور نڈر بہادر اور قوی الجثہ تھے۔ وہ عکاظ کے بھی ہیرو تھے ان کے اسلام کا باعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور دو عورتوں کا صبر و استقامت ہی ہوا تھا۔ اسلام لانے سے پہلے بنی مؤمل کی ایک لونڈی کو تختہ ستم بنایا کرتے۔ جس کا گناہ یہ تھا کہ وہ مسلمان ہو گئی تھی۔ مارتے مارتے اس کو تھک جاتے تو کہتے اِنِّی اَعْتَذِرُ اِلَیْكِ اِنِّی لَمْ اَتْرُكْكِ اِلَّا مَلَالَةً

(ابن ہشام جزاول ص۲۱۱)

حضرت عمرؓ کے اسلام کا واقعہ زبان زد خلائق ہے لیکن میرے آج کے مضمون سے متعلق ان کی بہن فاطمہؓ بنت خطاب اور ان کے بہنوئی سعیدؓ کا صبر و استقامت ہے۔ حضرت عمرؓ تلوار تھام کر گھر سے نکلے کہ میں آج مکہ کی آویزش کو ختم کر آتا ہوں (نعوذباللہ) راستہ میں نعیم بن عبداللہ ملے انہوں نے عمرؓ کے تیور دیکھے تو پوچھا کدھر جا رہے ہو۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ محمد کو قتل کرنے نکلا ہوں۔ نعیم نے کہا اگر تو نے ایسا کیا تو کیا عبد مناف تجھے زمین پر چلنے دیں گے؟ جا! جا کر اپنے گھر کی خبر لے تیرا بہنوئی سعید اور بہن فاطمہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ عمرؓ وہیں سے گھر کی طرف پلٹے دروازہ کھٹکھٹایا۔ وہ دونوں غریب قرآن پڑھ رہے تھے۔ خبابؓ بن ارت قرآن پڑھا رہے تھے۔ واقعہ کو مختصر کرتا ہوں حضرت عمرؓ نے اپنے بہنوئی سعیدؓ بن زید کو مارنا شروع کیا۔ خاوند کو بچانے کیلئے حضرت عمرؓ کی بہن درمیان میں آ گئیں تو مؤرخ ابن ہشام لکھتا ہے

"ضربها فشجها"

بہن کو مارا حتیٰ کہ اس کا سر پھاڑ دیا۔ یہ ماجرا دیکھا تو بہن اور بہنوئی نے کہا۔

نَعَمْ قَدْ اَسْلَمْنَا وَآمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ

(ابن ہشام جزاول ص۲۲۳ و الاصابہ جلد ۴ ص۵۲۸)

ان دونوں نے کہا عمرؓ تو یہ جانتا ہے کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے ہیں۔ عمرؓ نے بہن کا بہتا ہوا لہو اور یہ استقامت اور صبر دیکھا تو اپنے ظلم پر شرمندہ ہوئے اور کہا "اچھا مجھے بھی سناؤ تم کیا پڑھ رہے تھے۔ بہن نے ہاتھ منہ دھونے کو کہا۔ پھر قرآن مجید کی سورت طٰہٰ سنائی تو عمرؓ کا پتھر دل موم ہو چکا تھا۔ خبابؓ بن ارت جن کا ذکر مضمون میں آگے آئے گا نکلے اور کہا عمر! کل ہی حضور تمہارے متعلق دعا کر رہے تھے کہ اللہ عمرؓ بن خطاب کو لے آ۔ یا ابی الحکم بن ہشام کو۔ فاللہ اللہ یا عمر۔ عمر رسول اللہ کا دامن نہیں تھامتے۔ عمرؓ سیدھے دار ارقم پہنچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر عمرؓ کی چادر پکڑ کر فرمایا۔ عمر رک جا ان ظلموں سے ورنہ خدا کا عذاب تیرے سر پر کھڑا ہے عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ

جِئْتُكَ لِاُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

اے رسول خدا میں ایمان لانے کے لئے ہی آیا ہوں۔

اس پر حضور نے فرمایا اللہ اکبر اور صحابہؓ نے بھی ایسا نعرہ بلند کیا۔ جس سے صفا کی وادی گونج اٹھی۔

(ابن ہشام جزاول ص۲۲۱)

اب حضرت عمرؓ کا صبر و استقامت ملاحظہ کیجئے۔ حضرت عمر ایمان لائے تو مکہ کے دروازے کھٹکھٹاتے اور کہتے میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ پھر سوچا ایسا کونسا شخص ہے جسے بات بتلائی جائے اور بات پھیل جائے کسی نے بتلایا جمیل بن معمر الجمحی سے چنانچہ اسے بتلایا وہ سیدھا خانہ کعبہ گیا اور کہا لوگو! عمر تمہارے مذہب کو چھوڑ گیا ہے۔ صابی ہو گیا ہے یعنی تمہارے دین سے نکل گیا ہے۔ عمرؓ بھی اس کے پیچھے پیچھے خانہ کعبہ گئے اور کہا یہ جھوٹ کہتا ہے

قَدْ اَسْلَمْتُ وَشَهِدْتُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

میں تو مسلمان ہوا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اسد الغابہ میں ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔

"اَلَا اُحِبُّ اِلَّا اَنْ يُصِيْبَنِيْ مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمِيْنَ"

میں چاہتا ہوں کہ جو دوسرے مسلمانوں سے جو سلوک ہو رہا ہے وہی مجھ سے ہو (اسد الغابہ جلد ۴ ص۵۷)

اب لوگ حضرت عمرؓ پر ٹوٹ پڑے۔ وہ حضرت عمرؓ کو مارتے آپ بھی آگے سے جواب دیتے حتیٰ کہ انہوں کے مقابل حضرت عمرؓ تھک کر بیٹھ گئے لیکن کہتے جو کرنا ہے کر لو اور کہا جس دن ہم تین سو ہو گئے سب ٹھیک ہو جائے گا۔ عاص بن وائل سہمی آئے تو انہوں نے کہا:۔

رَجُلٌ اِخْتَارَ لِنَفْسِهٖ اَمْرًا فَمَاذَا تُرِيْدُوْنَ ...... خَلُّوْا عَنِ الرَّجُلِ۔

(ابن ہشام جزاول ص۲۲۳)

ایک شریف آدمی نے ایک معاملہ کو پسند کیا تم کیا چاہتے ہو چھوڑ دو اسے

حضرت عثمانؓ کا صبر

امیر المؤمنین سیدنا عمرؓ کے صبر و استقامت کے بعد امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کے صبر و استقامت کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد جنہیں ذوالنورین کا خطاب ملا جن کے متعلق فرمایا فرشتے بھی ان سے حیا کرتے تھے۔ حدیبیہ کے روز اپنے ہاتھ کو حضور نے عثمان کا ہاتھ قرار دیا۔ جنہوں نے مسجد نبوی کی توسیع کیلئے وہ قطعہ زمین خرید کر پیش کیا جس کے متعلق حضور نے فرمایا تھا جو اس قطعہ زمین کو خرید کر دیگا اللہ اسے جنت میں اس سے بہتر ٹکڑا زمین دیگا جنہوں نے بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کیلئے میٹھا پانی مہیا کیا۔ جب باغیوں نے ان کے گھر کا محاصرہ کیا۔ اور امیر المؤمنین کے گھر کا پانی بند کیا اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے بھی روک دیا۔ بدبختوں نے اپنے ہاتھ سے وہ عصا بھی توڑ دیا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا آپ نے ایک دن ان محاصرہ کرنے والوں کو فرمایا۔

تمہیں یاد ہے حضور نے مسجد سے ملحقہ ٹکڑا کے متعلق یہ فرمایا تھا کہ جسے خدا تعالیٰ نے اس کی توفیق دی۔ لیکن آج تم مجھے اس میں دو رکعت نماز بھی پڑھنے نہیں دیتے اور اس بئر رومہ کا پانی بھی آج مجھ پر بند ہے جسے میں نے خرید کر وقف کیا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ ان اور مدینہ کی گلیوں میں دندناتے والے باغیوں کے خون سے مدینہ کی گلیاں سرخ کی جا سکتی تھیں اور ان کی ایسی سرکوبی ہو سکتی تھی کہ آئندہ کسی کو خلافت کی طرف ہاتھ اٹھانے کی جرأت نہ ہوتی۔ لیکن حضرت عثمانؓ کو ان کے اور ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کی تلقین کی تھی۔ حضرت عثمانؓ کے غلام ابو سہلہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمانؓ سے کوئی راز کی بات کر رہے ہیں جس پر حضرت عثمانؓ کے چہرہ کا رنگ بدل رہا تھا اور وہ راز یہ تھا جس کا انکشاف آپ نے محاصرہ کے موقعہ پر فرمایا۔ جب آپ سے اجازت طلب کی گئی کہ ہمیں مقابلہ کی اجازت دیجئے تو آپ نے فرمایا:۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ

(مشکوٰۃ کتاب المناقب مناقب عثمان بحوالہ ترمذی)

کہ مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد لیا تھا اور اس پر صبر سے جما ہوں گا

قاتلوں نے آپ کی زوجہ محترمہ کی انگلیاں کاٹ دیں۔ قرآن پاک کی بے حرمتی کی پیشانی پر لوہے کی لاٹ ماری۔ امیر المؤمنین کو شہید کر دیا لیکن باوجود قدرت کے حضرت عثمانؓ نے صبر کیا۔ ایسی استقامت دکھائی کہ جان دے دی لیکن باغیوں کے مطالبہ کو تسلیم نہ کیا۔ حضور نے آپ کو جو خلعت پہنائی تھی۔ اسے نہ اتارا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہیدِ کربلا کا سفر

حضرت عثمانؓ کے صبر و استقامت کے بعد شہید کربلا نواسہ رسول فاطمہ بتول کے لختِ جگر کا صبر و استقامت مجھے بیان کرنا ہے۔ جن کے منہ میں منہ ڈال کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیار کیا کرتے تھے۔ حضرت حسین کے بیٹے زین العابدین روایت کرتے ہیں۔ نو اور دس محرم کی درمیانی رات تھی۔ میں بیمار تھا میری پھوپھی زینبؓ میری تیمارداری کر رہی تھیں۔ ابوذر غفاری کے غلام آپ کی تلوار تیز کر رہے تھے اور میرے ابا یہ شعر پڑھ رہے تھے آپ نے دو تین مرتبہ یہ شعر دہرائے ؂

یا دھر اُفٍّ لک من خلیل
کم لک بالاشراق والاصیل
من صاحب او طالب قتیل
والدھر لا یقنع بالبدیل
انما الامر الی الجلیل
وکل حی سالک السبیل

ترجمہ:۔ اے زمانہ تجھ پر افسوس! تو کیسا بے وفا دوست ہے۔ صبح اور شام تیرے ہاتھوں کتنے لوگ مارے جاتے ہیں زمانہ کسی کی رعایت نہیں کرتا اور کسی سے کوئی عوض قبول نہیں کرتا۔ معاملہ اب خدا کے ہاتھ میں ہے اور ہر زندہ موت کی راہ پر چلا جا رہا ہے۔

(بحوالہ طبری جلد ۴ ص ۳۱۹)

میری پھوپھی ابا کا منشا سمجھ گئیں۔ وہ اٹھ آئیں اور آکر ابا سے لپٹ کر رونے لگ گئیں اور کہنے لگ گئیں۔

کاش آج میں زندہ نہ ہوتی! میری والدہ فاطمہؓ مجھے چھوڑ کر چل دیں میرے والد حضرت علیؓ دنیا سے رخصت ہو گئے میرے بھائی حسنؓ باقی نہ رہے ان گذرے ہوؤں کے جانشین اور ہمارے محافظ اب ایک تم ہی رہ گئے ہو۔

حضرت امامؑ نے فرمایا۔ بہن اپنے حلم و وقار کو ترک نہ کرو۔ بہن بے ہوش ہو گئیں منہ پر پانی چھڑکا۔ ہوش میں آئیں تو فرمایا:۔

"بہن اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور خدا تعالیٰ سے تسکین حاصل کرو اچھی طرح جان لو کہ تمام اہل زمین مر جائیں گے۔ سوائے خدا تعالیٰ کے ہر چیز فنا ہونے والی ہے میرے والد مجھ سے بہتر تھے۔ میری والدہ مجھ سے بہتر تھیں میرے بھائی مجھ سے بہتر تھے۔ میرے

اور مسلمانوں کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نمونہ ہے۔ تم اس نمونہ سے صبر حاصل کرو"

يا اُخَيَّة اِنّي اُقسِم عليكِ
فابرّي قسمي لا تَشُقّي
عليَّ جيباً ولا تَخمُشي
عليَّ وجهاً ولا تَدعي
عليَّ بالويل۔

(طبری جلد ۴ ص ۳۱۹)

"اے میری بہن! میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ جب میں مر جاؤں تو گریبان چاک نہ کرنا اپنا چہرہ نہ نوچنا اور آہ و بکا نہ کرنا"

پھر دس محرم کی گرم ریت کے ذرّوں نے یہ بھی دیکھا کہ ایک نوزائیدہ بچے کے کان میں جب حضرت امام حسینؓ نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو بنی اسد کے ایک بدبخت نے تاک کر بچے کے گلے میں تیر پیوست کیا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے چلو میں اس کا خون بھرا اور کربلا کی پیاسی زمین پر چھڑک دیا اور جب آپ اپنے بھائی عباس کے ساتھ فرات کی طرف پانی پینے کے لئے بڑھے اور تیر حضرت عباسؓ کے گلے میں لگا۔ آپ نے تیر کھینچا۔ ان کے خون سے اوک بھرا اور آسمان کی طرف خون پھینک کر کہا۔

"اے اللہ میں تجھی سے شکایت کرتا ہوں دیکھ تیرے رسولؐ کے نواسہ کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے" انیس ۱۹ اہل بیت کے افراد حسینؓ کی آنکھوں کے سامنے شہید ہوئے اور آپ کی لاش کو ظالموں نے گھوڑوں کے سموں تلے روندا۔

مجھے واقعہ کربلا میں سے حضرت حسینؓ کا صبر اور صبر کی تلقین ہی بیان کرنا تھی۔ لیکن عمر ابو النصر کی کتاب "الحسین" کے آخر میں جب یہاں پہنچا تو رک گیا۔ میں چاہتا ہوں کہ مصنف کے چند فقرے یہاں آپ کے سامنے پیش کروں۔ مصنف پوچھتا ہے اور "وحدت اسلامی کی اپیل" کے عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

"کیا اس زمانہ میں جب یہ دردناک حادثہ ظہور پذیر ہوا کوئی بھی ایسا شخص نہ تھا جو حضرت امام حسینؓ کے موقف کو سمجھ کر اس آگ کو بجھا سکتا۔ جو کربلا میں روشن ہوئی اور اس نے دیکھتے دیکھتے تمام عالم اسلام کو اپنی لپیٹ میں لیکر اسلامی وحدت کو بھسم کر کے رکھ دیا اور ابنائے اسلام میں تفرقہ کی ایسی خلیج حائل کر دی جو روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتی جا رہی ہے

کیا اس وقت کوئی ایسا مرد میدان نہ تھا جو حق کی خاطر میدان میں نکلتا اور مظلوم کی مدافعت کرتا کیا زمین زیروزبر ہو گئی تھی اور وہ لوگ جو ظلم پر کبھی صبر نہیں کر سکتے اور معصیت کو کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتے بالکل معدوم ہو گئے تھے؟

کسی نے خوب کہا تھا: ؂

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

مکہ میں صحابہ کرام پر ظلم و ستم اور انکا صبر و استقامت

مجھے ابھی مکہ کے ایام میں سے بہت کچھ بیان کرنا ہے۔ جب کوئی سعید روح اسلام قبول کرتی۔ ابو جہل اور اُن کے ساتھی ان پر ظلم توڑتے اور کہتے تم نے اپنے ماں باپ کا دین چھوڑا ہے۔ ہم ثابت کریں گے کہ تو پرلے درجہ کا احمق ہے اور تجھے کوئی سمجھ نہیں۔ اور تیری ساری عزت خاک میں ملا دیں گے۔ اور اگر اسلام لانے والا تاجر ہوتا تو کہتے

واللہ لنکسدنّ تجارتک
ولنھلکنّ مالک۔

ہم تیری تجارت تباہ کر دیں گے اور مال لوٹ لیں گے اور کمزور ہوتا تو اُسے پیٹتے اور بھوکا پیاسا رکھتے یہاں تک کہ وہ بیچارہ شدت ضرب سے بیٹھ بھی نہ سکتا اور کمزوروں سے عارضی طور پر لات و عزیٰ بتوں کے حق میں کلمہ خیر بھی کہلا لیتے۔ (ابن ہشام جلد اول ص ۳۴۲)

حرم کی حدود میں ظلم و ستم

نہدیہ لونڈی اور اس کی بیٹی کو حرم میں ان کی مالکہ مارتی۔ حضرت ابوبکرؓ کو پتہ چلا تو انہیں خرید کر آزاد کیا اور کہا ظالمو! حرم کی حدود میں یہ ظلم ہر قبیلہ اپنے قبیلہ میں سے مسلمان ہونے والوں پر ٹوٹ پڑا۔ انہیں قید کیا اور مارا پیٹا مکہ کی پتھریلی زمین میں انہیں دھوپ میں کھڑا رکھتے۔

بلالؓ جسے امیر المومنین عمرؓ فاروق سیدنا بلالؓ کہتے انکا آقا امیہ انہیں گرم دھوپ میں باہر لے جاتا۔ مکہ کی بطحاء وادی میں پشت کے بل لٹا کر اوپر بھاری پتھر رکھ دیتا اور کہتا۔ خدا کی قسم اسی طرح بوجھ تلے دکھوں گا یہاں تک کہ تجھے موت آجائے یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انکار کر اور لات و عزیٰ کو معبود مان مگر گرم کنکروں پر کباب ہوتے اور منوں پتھر کے بوجھ تلے دبا ہوا۔ پیاس سے زبان باہر نکلی ہوئی بلال کہتا اَحَد۔ اَحَد

(ابن ہشام جز اول ص ۲۱۰)

خدا ایک ہے۔ ایک۔ بلال! تو عمرؓ کا ہی آقا نہیں سب مسلمانوں کا آقا ہے عشق و وفا کے جو نغمے تو نے گائے وہ آج بھی فضائے عالم میں سنائی دیتے ہیں اور تیری آخری اذان جس نے مدینہ میں کہرام مچا دیا تھا تیرے عشق کا ہی اظہار تھا تو محمدؐ کا غلام تھا لہٰذا ہر غلام محمدؐ کا تو آقا ہوا۔

عشرہ مبشرہ میں سے سعدؓ بن ابی وقاص اسلام لانے والوں میں سے پانچویں ہیں بیان کرتے ہیں کہ مکہ کی گھاٹیوں میں چھپ کر ہم نماز پڑھ رہے تھے کہ مشرکین اُدھر آنکلے ہمیں بُرا بھلا کہا اور ہم سے لڑنے لگ گئے۔ ان کا گناہ اس کے علاوہ اور کیا تھا کہ یہ خدا کا نام لیتے تھے۔

ابتدائی سات اسلام لانے والوں میں سے عمارؓ ان کے والد یاسرؓ اور والدہ سمیہؓ بھی تھیں۔ یہ سارا خاندان خدا کی راہ میں سخت ستایا گیا۔ مکہ کی وادی بطحا میں سخت گرمی میں انہیں لے جاتے تاکہ دھوپ میں تکلیف دیتے پھر پانی میں بھگو کر غوطے دیتے ایک دن حضورؐ پاس سے گذرے تو فرمایا

صبراً یا آل یاسر موعدکم الجنة۔

آل یاسر صبر کرو میں تم سے جنت کا وعدہ کرتا ہوں

اور فرمایا:۔

"اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر واھتدوا بھدی عمار"

میرے بعد ابوبکر و عمر کی اقتدا کرنا اور عمار کے طریق پر چلنا۔

(اسد الغابہ جلد ۴ ص ۴۳ تا ۴۶)

سنئے یاسر کے بیٹے عمار نے ۹۳ سال عمر پائی خدا کی راہ میں ستایا جانیوالا عمارؓ کوفے کا گورنر بنا۔ حضرت عمرؓ نے جب انہیں گورنر مقرر کیا تو اہل کوفہ کو لکھا۔

"میں تمہاری طرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ کا نجیب صحابی بھجوا رہا ہوں"

(باقی)

97

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کے سلسلہ میں ضروری اعلان

وقفِ عارضی کے فارم پُر کرنے والے بعض احباب اپنے گاؤں یا شہر کا ہی نام لکھ دیتے ہیں کہ ہم وہاں پر فریضۂ وقفِ عارضی ادا کریں گے۔ یہ طریق درست نہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے منشاء مبارک کے خلاف ہے۔ حضور نے صرف مستورات کے لئے اپنے محلہ اور گاؤں میں وقفِ عارضی کی اجازت فرمائی ہے۔ مردوں کے لئے نہیں۔ ہاں یہ اختیار ہے کہ مرد قریبی فاصلہ کی جماعتوں کے نام لکھ دیں۔ دفتر ان میں سے کسی جگہ ان کا تعین کر دے گا۔ لیکن اپنے ہی گاؤں یا قصبہ میں وقفِ عارضی منظور نہیں ہوگا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن، ربوہ)

سیکرٹریان ناصرات الاحمدیہ توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنوری ۱۹۷۵ء میں وقفِ جدید کے سال نو کا اعلان فرما دیا ہے۔ ناصرات کی تمام عہدیداران سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ پوری محنت اور توجہ سے ناصرات الاحمدیہ سے چندہ وقفِ جدید کے وعدے لیں اور وصولی کی کوشش بھی شروع کر دیں۔ نیز چندہ ممبری ناصرات مرکز کو باقاعدگی سے ارسال کیا کریں۔

چندہ وقفِ جدید کی شرح سالانہ چھ روپے ہے اور ممبری چندہ ۱۰ پیسے ماہوار ہے یا حسب حیثیت۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

ہفتۂ وصولی

جیسا کہ الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ پانچ فروری سے ۱۲ فروری تک ہفتہ وصولی منائیں۔ کوشش فرمائیں کہ تدریجی بجٹ کے لحاظ سے بقایا جات ادا ہو جائیں۔ اور نتیجہ سے مرکز کو اطلاع دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے پھوپھا مکرم نیاز احمد صاحب آف بحرین کچھ عرصہ علیل رہ کر یکم اور ۲ (تبلیغ) فروری ۱۹۷۵ء کی درمیانی شب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم نہایت ہی کم گو۔ احمدیت سے والہانہ عشق و محبت رکھنے والے۔ متقی، پرہیزگار اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک لڑکی اور چار لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(نصیر الدین بٹ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قیادت دہلی گیٹ۔ لاہور)

ضروری تصحیح

وصیت مسل نمبر ۲۱۸۰۸ جو اخبار الفضل مورخہ ۳۱ جنوری ۷۵ء میں شائع ہوئی ہے اس میں مکرم محمد شفیق صاحب ابن چراغ محمد صاحب کی آمد غلط چھپ گئی ہے۔ صحیح آمد ۲۷۰۰/- ریال ایرانی و ۵۵/ روپے بصورت کاشت دپنشن ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا نوید انور بعمر ۱۲ سال جس کا دماغی توازن ٹھیک نہیں۔ عرصہ دو ماہ سے گھر سے باہر کہیں نکل گیا ہے۔ ابھی تک اس کا کہیں سراغ نہیں ملا۔ لہٰذا ملتمس ہوں کہ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو وہ مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں:۔

(مرزا محمد سعید۔ چودھری کالونی یونین پارک مکان نمبر ۳۲ مدینہ گلی نزد کمی آباد لاہور)

اعلانات دار القضاء

(۱) مکرم محمد انور صاحب موضع کوٹ تارڑ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب تارڑ وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱۱/۱۳ واقع محلہ دار الصدر رقبہ ۲/۳ ۲ کنال مشترکہ طور پر والد صاحب مرحوم، محمودہ خلیل صاحبہ، محمد اسحاق صاحب خلیل اور محمد اسمٰعیل صاحب کے نام الاٹ ہے۔ پلاٹ مذکورہ بالا میں والد صاحب مرحوم کا حصہ ۱ مرلے ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین محمد اشرف صاحب ابن چوہدری عبد الغنی صاحب مرحوم کے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) رشیدہ بیگم صاحبہ بیوہ۔ (۲) امان اللہ صاحب پسر۔ (۳) مسرت بیگم صاحبہ۔ (۴) زاہدہ بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ پلاٹ ۱۱/۱۳ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ چوہدری محمد اشرف صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(۲) مکرم محمد نواز صاحب چھٹہ چک ۱۳۴/R.B جوڑی ضلع لائل پور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیر محمد صاحب چھٹہ ولد چوہدری سلطان بخش صاحب چھٹہ وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعات ۱۲-۱۱/۴۴ واقع محلہ دار العلوم الاٹ ہیں۔ مرحوم کے میرے علاوہ مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں

(۱) محمد ارشاد صاحب چھٹہ۔ (۲) محمد ریاض صاحب چھٹہ پسران۔ (۳) رسول بیگم صاحبہ۔ (۴) جمیلہ اختر صاحبہ۔ (۵) ارشاد بیگم صاحبہ۔ (۶) صفیہ بیگم صاحبہ دختران (۷) اقبال بی بی صاحبہ بیوہ۔

استدعا ہے کہ پلاٹس مذکورہ بالا میرے علاوہ محمد ارشاد صاحب چھٹہ اور محمد ریاض صاحب چھٹہ کے نام مشترکہ طور پر منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔ ہمشیرگان اور والدہ صاحبہ کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض نہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ولادت

۱۲ صلح ۱۳۵۴ہش مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۷۵ء کو اللہ تعالیٰ نے عزیزم مرزا محمود احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور عزیزہ امینہ احمدی صاحبہ واقفۂ زندگی کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم مرزا عمر دین صاحب مرحوم آف نارووال کی پوتی اور خاکسار کی نواسی ہے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کی عمر دراز کرے۔ نیک، صالحہ اور خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(چوہدری عنایت اللہ احمدی سابق مبلغ انچارج تنزانیہ)

درخواستہائے دعا

- آج کل سخت مالی بحران سے دوچار ہوں۔ مالی مشکلات اور پریشانیوں کی دوری کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ظہیر الدین احمد آف شاہدرہ لاہور)
- میری والدہ صاحبہ پسلیوں کے شدید درد میں مبتلا ہیں۔ بخار بھی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبشر احمد آئرن مرچنٹ صدر بازار ڈیرہ غازیخان)
- برادرم عبد اللطیف صاحب ابن چوہدری عبد الکریم صاحب فیکٹری ایریا ربوہ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اسوقت لاہور میں زیر علاج ہیں۔ تکلیف شدت اختیار کر گئی ہے اور کمزوری و نقاہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت سے نوازے اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین (سردار محمد خوشنویس ربوہ)
- میرا لڑکا محمد فضل بعارضہ نمونیا بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین (سلطان احمد پہریدار دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)
- میری بھانجی عزیزہ آصفہ اور بھانجہ محمد اکبر سھو بعارضہ بخار علیل ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (محمد رشید شاد آف جوہر ڈکانہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ)

کوٹھی برائے فروخت

کوٹھی دو طرفہ سڑک پختہ چھتا ہوا ایریا ۱۵۰۰ مربع فٹ، سوئی گیس، بجلی و میٹھا پانی۔ دار الصدر میں برائے فروخت ہے۔

معرفت عطاء اللہ کریانہ سٹور رحمت بازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی پیدائش کو سات درجات میں تقسیم کیا گیا ہے

چوتھا درجہ انسان کو یہ حاصل ہوتا ہے کہ اُسے تقویٰ اور روحانیت سے لگاؤ ہو جاتا ہے

(۲)

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ کی تفسیر کے ضمن میں روحانی پیدائش کے سات درجات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"تیسرا درجہ حیوانی زندگی سے مشابہ ہوتا ہے یعنی جس طرح حیوان کو اگر آواز سناؤ تو وہ سُن لے گا مگر مطلب نہیں سمجھے گا اور اگر اُسے دُکھ دینے لگو تو وہ بھاگ جائے گا مگر اپنے بچاؤ کے لئے ایسے ذرائع نہیں سوچ سکے گا جن کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے خطرات سے محفوظ ہو جائے۔ اسی طرح رُوحانی عالم میں بھی بعض لوگ حیوانات کے مشابہ ہوتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (اعراف ع ۲۲) یعنی ان کے دل تو ہیں مگر اُن کے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں اور اُن کی آنکھیں تو ہیں مگر اُن کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں۔ اور اُن کے کان تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سُنتے نہیں۔ یہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی بدتر ہیں۔ اور اصل بات تو یہ ہے کہ یہ بالکل غافل ہیں۔ اِن لوگوں کو بدتر اِس لئے کہا کہ چارپایوں میں جو نقص ہیں وہ تو طبعی ہیں لیکن اِن کے اندر اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی قابلیتیں پیدا کی ہیں اور پھر بھی یہ چارپاؤں کے مشابہ بن گئے ہیں۔ ایسے لوگ حیوانات کی طرح خوف کے وقت تو اپنے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرتے ہیں یعنی خدا تعالےٰ کی طرف جُھک جاتے ہیں لیکن ہمیشہ کے لئے اپنے آپ کو اُس کے عذاب سے محفوظ نہیں کر سکتے۔ بلکہ جب مصیبت ہٹ جاتی ہے تو پھر شرارتوں کی طرف عود کر آتے ہیں۔

لیکن جب اس سے بھی زیادہ خدا تعالیٰ کی محبت کا احساس پیدا ہو جائے تو چوتھا درجہ انسان کو یہ حاصل ہوتا ہے کہ اُسے تقویٰ اور روحانیت سے لگاؤ ہو جاتا ہے اور وہ سب کام عقل اور سمجھ سے کرنے لگتا ہے مگر کبھی کبھی اس پر شیطان بھی غالب آ جاتا ہے۔ ہاں بدی کا حملہ اس پر بہت کم کارگر ہوتا ہے کیونکہ اُس میں بدی کو بدی سمجھنے کی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اِس حالت کی طرف اللہ تعالیٰ نے اِن الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ (اعراف ع ۲۴) یعنی وہ لوگ جنہوں نے اُس وقت تقویٰ اختیار کیا جب شیطان کی طرف سے آنے والا کوئی خیال اُن کو محسوس ہوا اور وہ ہوشیار ہو گئے اور اُن کی آنکھیں کھل گئیں وہ ہدایت پا جاتے ہیں۔ اِس آیت سے ظاہر ہے کہ کبھی کبھی ایسے لوگوں کو شیطان اپنی طرف کھینچتا ہے مگر وہ جھٹ ہوشیار ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارتے ہیں اور شیطانی حملہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ المومنون صفحہ ۱۴۵، صفحہ ۱۴۶)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا پہلا مرحلہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء) کو ختم ہو رہا ہے اِس تاریخ تک کُل وعدہ کا ۱/۱۵ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اندرون و بیرونِ پاکستان کے احباب نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

محترم محمد اسحٰق صاحب (ابن میجر محمد اسمٰعیل صاحب) وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کے داماد مکرم محمد اسحٰق صاحب جو محترم میجر (ریٹائرڈ) محمد اسمٰعیل صاحب (۲۱۔ ڈی، ماڈل ٹاؤن لاہور) کے صاحبزادے تھے ۲۹ اور ۳۰ جنوری ۱۹۷۵ء کی درمیانی شب بوقت ۲½ بجے دل کے حملہ کی وجہ سے بعمر ۴۹ سال کراچی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ان کا جنازہ ۳۰ جنوری کی شام کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لاہور لایا گیا اور وہاں سے ۳۱ جنوری کی صبح کو بذریعہ ایمبولنس کار ربوہ پہنچا۔ اُسی روز بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں تدفین عمل میں آئی۔

محمد اسحٰق صاحب مرحوم مولوی اختر علی صاحب بھاگلپوری مرحوم کے پوتے اور حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابق مبلغِ اسلام و مصنف "تائیدِ حق" کے پڑپوتے تھے۔ مرحوم نے اپنی اہلیہ محترمہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو فرزند چھوڑے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامِ قُرب سے نوازے۔ ان کے بچوں کا دین و دُنیا میں حافظ و ناصر ہو اور اپنے خاص الخاص فضلوں سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

ہفتہ وصولی ۵ فروری تا ۱۲ فروری

جُملہ قائدین و دیگر عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ ۵ فروری تا ۱۲ فروری ہفتہ وصولی منانے کا اہتمام فرماویں اور تدریجی بجٹ کے لحاظ سے بقایاجات مکمل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم ڈاکٹر جمال الدین صاحب معلم وقفِ جدید عرصہ سے بوجہ یرقان بیمار ہیں اور آجکل فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ بیماری میں افاقہ نہیں ہو رہا جس کی وجہ سے وہ سخت پریشان ہیں۔ احبابِ جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو محض اپنے فضل و کرم سے شفاءِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور لمبی عمر اور پہلے سے بڑھ کر خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین

(مرزا طاہر احمد)

خصوصی رعائت

ہم نے اپنے گاہکوں کے فائدہ کیلئے ۲ دو ہفتہ کیلئے سوتی و ریشمی کپڑے میں خصوصی رعائت دینے کا انتظام کیا ہے اہالیانِ ربوہ اِس سُنہری موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں۔ یہ خصوصی رعایت ۲۳ فروری تک ہوگی۔

خواجہ عبد المومن

مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۵۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴